

10680-خاوند اور بیوی کے حقوق کیا ہیں

سوال

کتاب وسنت کے مطابق بیوی کے اپنے خاوند پر کیا حقوق ہیں؟
یادوسروں معنوں میں خاوند کی اپنی بیوی کے بارہ میں کیا ذمہ داریاں ہیں اور اسی طرح بیوی کی اپنے خاوند کے بارہ میں کیا ذمہ داریاں ہیں؟

پسندیدہ جواب

مشمولات

• اول : صرف بیوی کے خاص حقوق :

• دوم : بیوی پر خاوند کے حقوق :

دین اسلام نے خاوند پر بیوی کے کچھ حقوق رکھے ہیں، اور اسی طرح بیوی پر بھی اپنے خاوند کے کچھ حقوق مقرر کیے ہیں، اور کچھ حقوق تو خاوند اور بیوی دونوں پر مشترکہ طور پر واجب ہیں۔
ذیل میں ہم ان شاء اللہ خاوند اور بیوی کے ایک دوسرے پر کتاب وسنت کی روشنی میں حقوق کا ذکر کریں جس کی شرح میں اہل علم کے اقوال کا بھی ذکر کیا جائے گا۔

اول : صرف بیوی کے خاص حقوق :

بیوی کے اپنے خاوند پر کچھ تو مالی حقوق ہیں جن میں مہر، نفقہ، اور رہائش شامل ہے۔

اور کچھ حقوق غیر مالی ہیں جن میں بیویوں کے درمیان تقسیم میں عدل انصاف کرنا، اچھے اور احسن انداز میں بود باش اور معاشرت کرنا، بیوی کو تکلیف نہ دینا۔

1- مالی حقوق :

ا- مہر :

مہر وہ مال ہے جو بیوی کا اپنے خاوند پر حق ہے جو عقد یا پھر دخول کی وجہ سے ثابت ہوتا ہے، اور یہ بیوی کا خاوند پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے واجب کردہ حق ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اور عورتوں کو ان کے مہر رضی خوشی دے) (دوالنساء (4)۔

اور مہر کی مشروعیت میں اس عقد کے خطرے اور مقام کا اظہار اور عورت کی عزت و تکریم اور اس کے لیے اعزاز ہے۔

مہر عقد نکاح میں شرط نہیں اور نہ ہی جمہور فقہاء کے ہاں یہ عقد کا رکن ہے، بلکہ یہ تو اس کے آثار میں سے ایک اثر ہے جو اس پر مرتب ہوا ہے، اگر کوئی عقد نکاح بغیر مہر ذکر کیے ہو جائے تو باتفاق جمہور علماء کے وہ عقد صحیح ہوگا۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اگر تم عورتوں کو بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر مہر مقرر کیے طلاق دے دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں) البقرة (236)۔

تو ہاتھ لگانے یعنی دخول سے قبل اور مہر مقرر کرنے سے قبل طلاق کی اباحت عقد نکاح میں مہر کے ذکر نہ کرنے پر دلالت کرتی ہے۔

اور اگر عقد میں مہر کا نام نہیں لیا گیا تو خاوند پر مہر واجب ہوگا، اور اگر عقد نکاح میں ذکر نہیں کیا جاتا تو پھر خاوند پر مہر مثل واجب ہوگا، یعنی اس جیسی دوسری عورتوں جتنا مہر دینا ہوگا۔

ب۔ نان و نفقہ :

علماء اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ بیویوں کا خاوند پر نان و نفقہ واجب ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر عورت اپنا آپ خاوند کے سپرد کر دے تو پھر نفقہ واجب ہوگا، لیکن اگر بیوی اپنے خاوند کو نفع حاصل کرنے سے منع کر دیتی ہے یا پھر اس کی نافرمانی کرتی ہے تو اسے نان و نفقہ کا حقدار نہیں سمجھا جائے گا۔

بیوی کے نفقہ کے وجوب کی حکمت :

عقد نکاح کی وجہ سے عورت خاوند کے لیے محبوس ہے، اور خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نکلتا منع ہے، تو اس لیے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اس کے بدلے میں اس پر خرچہ کرے، اور اس کے ذمہ ہے کہ وہ اس کو کفالت کرنے والا خرچہ دے، اور اسی طرح یہ خرچہ عورت کا اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کرنے اور اس سے نفع حاصل کرنے کے بدلے میں ہے۔

نان و نفقہ کا مقصد :

بیوی کی ضروریات پوری کرنا مثلاً کھانا، پینا، رہائش وغیرہ، یہ سب کچھ خاوند کے ذمہ ہے اگرچہ بیوی کے پاس اپنا مال ہو اور وہ غنی بھی ہو تو پھر بھی خاوند کے ذمہ نان و نفقہ واجب ہے۔

اس لیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اور جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان عورتوں کا روٹی کپڑا اور رہائش دستور کے مطابق ہے) البقرة (233)

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

(اور کشادگی والا اپنی کشادگی میں سے خرچ کرے اور جس پر رزق کی تنگی ہو اسے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرنا چاہیے) الطلاق (7)۔

سنت نبویہ میں سے دلائل :

ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ابوسفیان اس پر خرچ نہیں کرتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا :

(آپ اپنے اور اپنی اولاد کے لیے جو کافی ہوا چھ انداز سے لے لیا کرو)۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی :

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بہت حریص اور بخیل آدمی ہے مجھے وہ اتنا کچھ نہیں دیتا جو کہ مجھے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو الایہ کہ میں اس کا مال اس کے علم کے بغیر حاصل کر لوں ، تو کیا ایسا کرنا میرے لیے کوئی گناہ تو نہیں ؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

تو اس کے مال سے اتنا اچھے انداز سے لے لیا کہ جو تمہیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہو۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (5049) صحیح مسلم حدیث نمبر (1714)۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ الوداع کے موقع پر فرمایا :

(تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو ، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان سے حاصل کیا ہے ، اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے حلال کیا ہے ، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو ، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو ، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور احسن انداز سے نان و نفقہ اور رہائش دو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)۔

ج۔ سکنی یعنی رہائش :

یہ بھی بیوی کے حقوق میں سے ہے کہ خاوند اس کے لیے اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق رہائش تیار کرے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

(تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں انہیں بھی رہائش پذیر کرو) الطلاق (6)۔

2۔ غیر مالی حقوق :

ا۔ بیویوں کے درمیان عدل و انصاف :

بیوی یا اپنے خاوند پر حق ہے کہ اگر اس کی اور بھی بیویاں ہوں تو وہ ان کے درمیان رات گزارنے ، نان و نفقہ اور سکن وغیرہ میں عدل و انصاف کرے ۔

ب۔ حسن معاشرت :

خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے اچھے اخلاق اور نرمی کا برتاؤ کرے ، اور اپنی وسعت کے مطابق اسے وہ اشیاء پیش کرے جو اس کے لیے محبت و الفت کا باعث ہوں ۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اور ان کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھے انداز میں بود باش اختیار کرو) النساء (19)۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

(اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے حق ہیں البقرة (228)۔

سنت نبویہ میں ہے کہ :

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عورتوں کے بارہ میں میری نصیحت قبول کرو اور ان سے حسن معاشرت کا مظاہرہ کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (3153) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468)۔

اب ہم ذیل میں چند ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت کے نمونے پیش کرتے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہمارے لیے قدوہ اور اسوہ اور آئندہ ہیں :

1- زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں تھی تو مجھے ایام حیض شروع ہو گئے جس کی بنا پر میں اس چادر سے کھسک کر نکل گئی اور جا کر حیض والے کپڑے پہن لیے، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے کیا حیض آگیا ہے ؟

میں نے جواب دیا جی ہاں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور اپنے ساتھ چادر میں داخل کر لیا۔

وہ کہتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لیا کرتے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہی برتن سے اٹھے غسل جنابت بھی کیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (316) صحیح مسلم حدیث نمبر (296)۔

2- عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے دیکھا اور حبشی لوگ اپنے نیزوں سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کھیلا کرتے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے مجھے چھپایا کرتے تھے تاکہ میں ان کے کھیل کود دیکھ سکوں، پھر وہ میری وجہ سے وہاں ہی کھڑے رہتے حتیٰ کہ میں خود ہی وہاں سے چلی جاتی، پس تم ایک نو عمر لڑکی کی کا اندازہ لگاؤ جو کھیل کود کی شوقین ہے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (443) صحیح مسلم حدیث نمبر (892)۔

3- ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور قرأت بھی بیٹھ کر کرتے تھے جب تیس یا چالیس آیات کی قرأت باقی رہتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرنے کے بعد سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے اور نماز سے فارغ ہو کر مجھے دیکھتے اگر میں سوئی ہوئی نہ ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے، اور اگر میں سوچکی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1068)۔

ج- بیوی کو تکلیف سے دوچار نہ کرنا :

یہ اسلامی اصول بھی ہے، اور جب کسی اجنبی اور دوسرے تیسرے شخص کو نقصان اور تکلیف دینا حرام ہے تو پھر بیوی کو تکلیف اور نقصان دینا تو بالاولیٰ حرام ہوگا۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ :

(نہ تو اپنے آپ کو نقصان دو اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان دو) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340) اس حدیث کو امام احمد، امام حاکم، اور ابن صلاح وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

دیکھیں کتاب : خلاصۃ البدر المنیر (438/2)۔

اس مسئلہ میں شارع نے جس چیز پر تنبیہ کی ہے ان میں ایسی مار کی سزا دینا جوشدید اور سخت قسم کی ہو۔

جاہل برضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا :

(تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان سے حاصل کیا ہے، اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور احسن انداز سے نان و نفقہ اور رہائش دو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)۔

دوم : بیوی پر خاوند کے حقوق :

بیوی پر خاوند کے حقوق بہت ہی عظیم حیثیت رکھتے ہیں بلکہ خاوند کے حقوق تو بیوی کے حقوق سے بھی زیادہ عظیم ہیں اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

(اور ان عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو ان عورتوں پر درجہ اور فضیلت حاصل ہے) البقرة (228)۔

بجاء رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بیان کیا ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کے ایک دوسرے پر حق ہیں، اور خاوند کو بیوی پر ایسے حق بھی ہیں جو بیوی کے خاوند پر نہیں۔

اور ابن العربی کا کہنا ہے :

یہ اس کی نص ہے کہ مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے اور نکاح کے حقوق میں بھی اسے عورت پر فضیلت حاصل ہے۔

اور ان حقوق میں سے کچھ یہ ہیں :

۱- اطاعت کا وجوب :

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر حاکم مقرر کیا ہے جو اس کا خیال رکھے گا اور اس کی راہنمائی اور اسے حکم کرے گا جس طرح کہ حکمران اپنی رعایا پر کرتے ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو کچھ جسمانی اور عقلی خصائص سے نوازا ہے، اور اس پر کچھ مالی امور بھی واجب کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں) النساء (34)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ (مرد عورتوں پر حاکم ہیں) یعنی وہ ان پر حاکم اور امیر ہیں، یعنی ان کی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اطاعت کی جائے گی، اور اس کی اطاعت اس کے اہل و عیال کے لیے احسان اور اس کے مال کی محافظ ہوگی۔

مقاتل، سدی، اور ضحاک رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی ایسے ہی کہا ہے۔ دیکھیں تفسیر ابن کثیر (1/492)۔

ب۔ خاوند کے لیے استتباع ممکن بنانا :

خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ وہ بیوی سے نفع حاصل کرے، جب عورت شادی کر لے اور وہ جماع کی اہل بھی ہو تو عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو عقد نکاح کی بنا پر خاوند کے طلب کرنے پر خاوند کے سپرد کر دے۔

وہ اس طرح کہ اسے مہر ادا کرے اور عورت اگر مطالبہ کرے تو اسے حسب عادت ایک یا دو دن کی مہلت دے کہ وہ رخصتی کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لے کیونکہ یہ اس کی ضرورت ہے اور یہ بہت ہی آسان سی بات ہے جو کہ عادتاً معروف بھی ہے۔

اور جب بیوی جماع کرنے میں خاوند کی بات تسلیم نہ کرے تو یہ ممنوع ہے اور وہ کبیرہ کی مرتکب ہوئی ہے، لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہو تو ایسا کر سکتی ہے مثلاً حیض، یا فرضی روزہ، اور بیماری وغیرہ ہو۔

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کر دے تو خاوند اس پر رات ناراضگی کی حالت میں بسر کرے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (3065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1436)۔

ج۔ خاوند جسے ناپسند کرتا ہو اسے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دینا :

خاوند کا بیوی پر یہ بھی حق ہے کہ وہ اس کے گھر میں اسے داخل نہ ہونے دے جسے اس کا خاوند ناپسند کرتا ہے۔

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کسی بھی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ خاوند کی موجودگی میں (نفل) روزہ رکھے لیکن اس کی اجازت سے رکھ سکتی ہے، اور کسی کو بھی اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ لیکن اس کی اجازت ہو تو پھر داخل کرے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4899) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026)۔

سلیمان بن عمرو بن احوص بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ جبہ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ و نصیحت کرنے کے بعد فرمایا :

(عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور میری نصیحت قبول کرو، وہ تو تمہارے پاس قیدی اور اسیر ہیں، تم ان سے کسی چیز کے مالک نہیں لیکن اگر وہ کوئی فحش کام اور نافرمانی وغیرہ کریں تو تم انہیں بستروں سے الگ کر دو، اور انہیں مار کی سزا دو لیکن شدید اور سخت نہ مارو، اگر تو وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو تم ان پر کوئی راہ تلاش نہ کرو، تمہارے تمہاری عورتوں پر حق ہیں اور تمہاری عورتوں کے بھی تم پر حق ہیں، جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اور نہ ہی اسے اجازت دے جسے تم ناپسند کرتے ہو، خبردار تم پر ان کے بھی حق ہیں کہ ان

کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں کھانا پینا اور رہائش بھی اچھے طریقے سے دو (سنن ترمذی حدیث نمبر (1163) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1851) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان سے حاصل کیا ہے، اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور احسن انداز سے نان و نفقہ اور رہائش دو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)۔

د- خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا :

خاوند کا بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نہ نکلے۔

شافیہ اور خبابہ کا کہنا ہے کہ : عورت کے لیے اپنے بیمار والد کی عیادت کے لیے بھی خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں جاسکتی، اور خاوند کو اس سے منع کرنے کا بھی حق ہے۔۔۔ اس لیے کہ خاوند کی اطاعت واجب ہے تو واجب کو ترک کر کے غیر واجب کام کرنا جائز نہیں۔

ہ- تادیب : خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کی نافرمانی کے وقت اسے اچھے اور احسن انداز میں ادب سکھائے نہ کہ کسی برائی کے ساتھ، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اطاعت نہ کرنے کی صورت میں علیحدگی اور ہلکی سی مار کی سزا دے کر ادب سکھانے کا حکم دیا ہے۔

علماء اخاف نے چار مواقع پر عورت کو مار کے ساتھ تادیب جائز قرار دی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں :

1- جب خاوند چاہے کہ بیوی بناؤ سنگار کرے اور بیوی اسے ترک کر دے

2- جب بیوی طہر کی حالت میں ہو اور خاوند اسے مباشرت کے لیے بلائے تو بیوی انکار کر دے۔

3- نماز نہ پڑھے۔

4- خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے۔

تادیب کے جواز پر دلائل :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں ڈر اور خدشہ ہو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو) النساء (34)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں) التحريم (6)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں : آپ انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیں ، اور اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی کرنے سے روکیں ، اور ان پر اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کریں ، انہیں ان کا حکم دیں ، اور اس پر عمل کرنے کے لیے ان کا تعاون کریں ، اور جب انہیں اللہ تعالیٰ کی کوئی معصیت و نافرمانی کرتے ہوئے دیکھیں تو انہیں اس سے روکیں اور اس پر انہیں ڈانٹیں ۔

ضحاک اور مقاتل رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسی طرح کہا ہے :

مسلمان کا حق ہے کہ وہ اپنے قریبی رشتہ داروں ، گھر والوں اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو اللہ تعالیٰ کے فرائض کی تعلیم دے اور جس سے اللہ تعالیٰ منع کیا ہے وہ انہیں سکھائے ۔

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (4/392)۔

و۔ بیوی کا اپنے خاوند کی خدمت کرنا :

اس پر بہت سے دلائل ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر تو اوپر بیان ہو چکا ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

بیوی پر اپنے خاوند کی اچھے اور احسن انداز میں ایک دوسرے کی مثل خدمت کرنا واجب ہے ، اور یہ خدمت مختلف حالات کے مطابق ہوتی ہے ، تو ایک دیہاتی عورت کی خدمت شہر میں بسنے والی عورت کی طرح نہیں ، اور اسی طرح ایک طاقتور عورت کی خدمت کمزور اور ناتواں عورت کی طرح نہیں ہو سکتی ۔

دیکھیں الفتاویٰ الکبریٰ (4/561)۔

ز۔ عورت کا اپنا آپ خاوند کے سپرد کرنا :

جب عقد نکاح مکمل اور صحیح شروط کے ساتھ پورا اور صحیح ہو تو عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر دے اور اسے استمتاع و نفع اٹھانے دے ، اس لیے کہ عقد نکاح کی وجہ سے عوض خاوند کے سپرد ہونا چاہیے ، جو کہ استمتاع اور نفع کی صورت میں ہے ، اور اسی طرح عورت بھی عوض کی مستحق ہے جو کہ مہر کی صورت میں دیا جاتا ہے ۔

ح۔ بیوی کی اپنے خاوند سے حسن معاشرت :

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ) البقرة (228)۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا : یعنی ان عورتوں کے لیے حسن صحبت ، اور اچھے اور احسن انداز میں معاشرت بھی ان کے خاوندوں پر اسی طرح ہے جس طرح ان پر اللہ تعالیٰ نے خاوندوں کی اطاعت واجب کی ہے ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے :

ان عورتوں کے لیے یہ بھی ہے کہ ان کے خاوند انہیں تکلیف اور ضرر نہ دیں جس طرح ان عورتوں پر خاوندوں کے لیے ہے۔ یہ امام طبری کا قول ہے۔

اور ابن زید رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں :

تم ان عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس سے ڈرو، جس طرح کہ ان عورتوں پر بھی ہے کہ وہ بھی تمہارے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور ڈریں۔

اور معنی قریب قریب سب ایک ہی ہے، اور مندرجہ بالا آیت سب حقوق زوجیت کو عام ہے۔

دیکھیں تفسیر القرطبی (3/123-124)۔

واللہ اعلم۔